

مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۵۶ء

جنگ کی چار قسمیں

ذیل میں ہم روزنامہ زمیندار مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۵۶ء سے حکیم محمد صادق صاحب سیال کوٹی کے ایک مقالے بعنوان ”اسلامی غزوات کی حقیقت“ میں سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں :-

”غزوات غزوہ کی جمع ہے غزوہ غزوات مشتق ہے۔ اور اسی سے غازی کا اشتقاق ہوا ہے۔ غزاکے معنی ہیں اللہ کی راہ میں اعلان کلمۃ الحق کی غرض سے اسلام اور اسلامی جہاد کے تحفظ و بقا کی خاطر کافروں سے مدافعت جنگ کرنا۔ دشمنانِ دین اور مسلمانین ملت میٹھا کے جارحانہ ہتھیاروں کو دفاعی جنگی صورتوں سے مدعا اور ان کے ہتھیاروں کو غزوات سے ملکہ اور قوم کی عزت و آبرو بچانا۔

اسلامی نقطہ نظر سے غزوہ سے مراد یہی لڑائی ہرگز نہیں ہے۔ جو ذاتی فتنوں و عناد کی بنیاد پر یا حصول ملک و زر کی خاطر جارحانہ لڑائی جائے اور اس طرح دوسری اقوام، اہل اور اوطان، ممالک پر ظلم و ستم روا رکھا جائے۔ غزوہ یعنی جہاد کا مطلب حفاظتِ خود اختیاری میں دشمن کی لہجائی ہوتی آنکھ کا انقطاع۔ اس کے غاصب اطراف کا انقطاع اور ظلم کے جسم جسم جو روطنیان کو ڈبیر کر دینا ہے۔ جو غیر اقوام جہاد و غزوات کا نام سن کر پریشان اور متوحش ہوجاتی ہے۔ اور جہاد کے پرچم لہانے کو اپنے ملک پر حملہ کی بنیاد سمجھتے ہوتے ہیں۔ درحقیقت وہ جہاد کی جامع و مانع توفیق سے نا آشنا ہیں۔ (زمیندار ۲۱ فروری ۱۹۵۶ء)

اس کے برخلاف ذیل میں جناب مودودی صاحب فرماتے ہیں :-

”یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس پر جب آپ غور کریں گے تو یہ بات باسانی آپ کی سمجھ میں آجائے کہ جنگ کی جو تقسیم جارحاً Offensive اور مدافعتی Defensiveness کے اصطلاحوں میں کی گئی ہے۔ اس کا اطلاق صرف سے اسلامی جہاد پر ہوتا ہی نہیں۔ یہ تقسیم صرف قومی اور ملکی لڑائیوں پر ہی منطبق ہو سکتی ہے کیونکہ اصطلاحاً ”حملہ“ اور ”مدافعت“ کے الفاظ ایک ملک یا ایک قوم کی نسبت سے ہی بولے جاتے ہیں۔ مگر جب ایک بین الاقوامی یا بین ایک جہانی نظریہ و مسلک کو لے کر لڑتے اور تمام قوموں کو انسانی حیثیت سے اس مسلک کی طرف بلائے۔ اور ہر قوم کے آدمیوں کو مساویانہ

حیثیت سے اپنی پارٹی میں شریک کرے۔ اور محض مسلک مخالفانہ کی حکومت کو مٹا کر اپنے مسلک کی حکومت قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرے۔ تو ایسی حالت میں اصطلاحی حملہ اور اصطلاحی مدافعت کا قطعاً کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر اصطلاح سے قطع نظر کر لی جائے تب بھی اسلامی جہاد پر جارحانہ اور مدافعتی کی تقسیم منطقی نہیں ہوتی۔ اسلامی جہاد ایک وقت جارحانہ بھی ہے اور مدافعتی بھی۔ جارحانہ اس لئے کہ مسلم پارٹی مسلک مخالفانہ کی حکمرانی پر حملہ کرتی ہے۔ اور مدافعتی اس لئے ہے کہ وہ خود اپنے مسلک پر عامل ہونے کے لئے حکومت کی طاقت حاصل کرنے پر مجبور ہے پارٹی ہونے کی حیثیت سے اس کا کوئی گھر نہیں۔ کہ وہ اس کی مدافعت کرے۔ اس کے پاس محض اپنے اصول ہیں۔ جن کی وہ حمایت کرتی ہے۔ اسی طرح مخالفت پارٹی کے بھی گھر پر حملہ نہیں کرتی۔ بلکہ اس کے اصولوں پر حملہ کرتی ہے۔ اور اس حملہ کا مدعا یہ نہیں ہے کہ اس سے زبردستی اس کے اصول چھڑائے جائیں۔ بلکہ مدعا صرف یہ ہے کہ اس کے اصولوں سے حکومت کی طاقت چھین لی جائے“

(جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۳۰-۳۱)

اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیے :-
”اور دوسرا اصول جس پر مجھے نام لیا گیا ہے۔ وہ جہاد کے اس غلط مسلک کی اصلاح ہے۔ جو بعض نادان مسلمانوں میں مشہور ہے۔ مگر مجھے خدا تعالیٰ نے سمجھا دیا ہے کہ جن طریقوں کو اہل جہاد سمجھا جاتا ہے۔ وہ قرآنی تقسیم سے بالکل مخالف ہیں۔ بے شک قرآن شریف میں لڑائیوں کا حکم ہوا تھا۔ جو موسیٰ کی لڑائیوں سے زیادہ معقول اور بشیوع بن فون کی لڑائیوں سے زیادہ پسندیدگی اپنے اندر رکھتا تھا۔ اور اس کی بنا پر صرف اس بات پر مبنی۔ کہ جنہوں نے مسلمانوں کے قتل کرنے کے لئے سناحق تواریخ لکھائے۔ اور سناحق کے فون کے قتل کیے۔ اور ظلم کو انتہا تک پہنچایا۔ ان کو تو اول سے ہی قتل کیا جائے۔ مگر مجھے یہ عذاب موسیٰ کی لڑائیوں کی طرح بہت سمجھا ہے۔ (اندر نہیں رکھتا تھا“ (تحفہ قیصریہ)

جناب مودودی صاحب کی طرح حکیم محمد صادق صاحب بھی اصدی نہیں ہیں۔ ہم ان دونوں سے جو چیزنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ حضور آدمی نے خود باطن قرآنی جہاد کو منسوخ کر دیا ہے۔ چھپتے ہیں۔ کہ وہ قابل کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظریہ اسلامی تقسیم کے مطابق ہے۔ یا مودودی صاحب کی قسم کے سیاسی مولویوں کا نظریہ ہے۔ جنگ چار قسم کی ہو سکتی ہے۔

- (۱) دنیا کے لئے جارحانہ دوسرے ملکوں کی دولت لوٹنا۔ حکومت چھیننا
- (۲) دنیا کے لئے مدافعتی (اپنے ملک کی حفاظت وغیرہ)
- (۳) دین کے لئے جارحانہ دوسرے دینوں کے لئے دوسروں کی حکومت یا پھر چھین لینا
- (۴) دین کے لئے مدافعتی (دین کو گناہ سے بچانے کے لئے تو اس سے متعاہد کرنا)

ہمارے اور صحیح محمد صمدت صاحب کے نزدیک قسم چہارم کی جنگ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اور قسم دوم کی جنگ بھی فرض ہے۔ کیونکہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے لئے لڑا جاتا ہے۔ شہید ہوتا ہے۔ اس لئے ہم اس کو میں جہاد کہہ سکتے ہیں۔ اور اکثر علماء کے نزدیک یہ جہاد ہی ہے۔ یہ انسان کا فطری حق ہے کہ جو اس کے جان و مال پر تاحق حملہ کرتا ہے۔ تو اسے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ جب جان و مال کی حفاظت کے لئے لڑا جاتا ہے۔ یا تو دین کی حفاظت کے لئے لڑا جاتا ہے۔ یا تو دین کے لئے لڑا جاتا ہے۔ اور کوئی انسان ایسے جہاد پر مجبور نہیں ہو سکتا۔

جناب مودودی صاحب اور آجکل کے کئی دوسرے سیاسی علماء نے کہا ہے کہ لڑائیوں کے نزدیک نازیہ اور اشتراکیت کی تقید میں دین کے لئے جارحانہ جنگ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں داخل ہے جو ترمیم یا تقسیم میں لڑائیوں کی گئی ہے۔ ایب اعتقاد رکھنے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جس دین میں اسکو جائز سمجھا جاتا ہے۔ اس کے متفقہ دہ سے مذاہب والے یہ قیاس کریں۔ کہ ایب اعتقاد رکھنے والا دین اپنی اشاعت کے لئے کفار کے استعمال کو جائز سمجھتا ہے۔ اور ضرور ہے کہ وہ اس دین کی کتاب اور اس کے پیغمبر کو مشدود خیال کریں۔ اور یہ بھی صحیح بات کہ جب ہمارا نظریہ یہ ہو کہ ہم تمام دنیا پر باجگرم اسلامی حکومت ٹھونسکیں گے۔ تو بغیر کشت و خون کے تو ایسا ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ دوسروں کے لئے بھی تو کسی نے نہیں باندھے ہوئے جن کی حکومت چھیننے کے لئے ہم تکلیف گئے بلکہ حدیث نبوی کے مطابق جو ہم نے اور یہ بیان کیا ہے۔ جن کی مدافعت بالکل جائز ہوگی۔ کیونکہ اپنے جان و مال کی حفاظت ہر انسان کا فطری حق ہے۔

اسلامی اخلاق کا منظر

روزنامہ زمیندار کے چہارم ”احزابوں“ نے جو اسلامی اخلاق کا منظرہ حرب مومل سبلا کوٹ کے احزابوں کے حلیہ سالانہ پر اسل بھی کیا ہے اس کے نتیجے میں چالیس سے زیادہ معصوم راہ چلتے احمدی پڑھے۔ بچے، جوانان بہ دراصل اسلام کی خشت باری سے زخمی ہوئے ہیں احزابوں کی اس اخلاق یوز عظیم الشان فتح کی خیر روزنامہ زمیندار مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۵۶ء میں اس طرح شائع ہوئی ہے۔

”سبلا کوٹ ۱۹ فروری سبلا کوٹ میں عوام کے شدید احتجاج کی وجہ سے مرزا پوٹ کو اپنے سالانہ اجلاس کی دوسری نشستوں کے پروگرام کو منسوخ کرنا پڑا۔ پروگرام کے مطابق سالانہ اجلاس کی پانچ نشست ہفتہ کے روز اور دو نشستیں اقرار کو ہوسکتی تھیں۔ یعنی جمعہ کی رات کو دو ہزار سے زائد افراد پر مشتمل ایک مجلس نے حکام ضلع سے مطالبہ کیا کہ مرزا پوٹ کے جلسہ پر پابندی عائد کر دی جائے۔ ہفتہ کی نشست میں کئی مسلمانوں نے جلسہ گاہ کے اندر داخلہ ہو کر مظاہر کیا۔ جس کی وجہ سے مرزا پوٹ کی حفاظت کے لئے پولیس بلا نا پڑی۔ سبلا کوٹ کے ڈپٹی کمشنر شیخ اکرام الحق اور ڈپٹی پولیس رانا جہاناد خان تین گھنٹے تک خود موٹر پر موجود رہے۔ اور مظاہرہ کرنے والے مسلمانوں کو پرامن رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ اجلاس کے خاتمہ پر ڈپٹی کمشنر نے مرزا پوٹ کو ”اور چھوٹی ہفتہ باج کے نعروں میں مرزا پوٹوں کو لاریوں اور ٹرکوں پر لوٹا کر گھروں کو بھیجا گیا۔ مسلمانوں کے شدید جوش و خروش کے باوجود حکام ضلع کی انتظامیہ خوش السطنی اور تدبیر سے کئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوا۔ پولیس نے تمام ٹرکوں کی ناکہ بندی کر کے مسلمانوں کو جلسہ گاہ تک پہنچنے سے روک کے رکھا۔ پروگرام کے مطابق اقرار کی جن دو نشستوں کا اعلان کیا گیا تھا۔ مرزا پوٹ نے اسے منسوخ کر دیا۔

روزنامہ زمیندار ۲۱ فروری ۱۹۵۶ء احزابوں کو مسلمان جن تو صرف لہذا اعلیٰ اجازت ہی کے ثبوتی ثبوت ہے۔ البتہ اس قدر ضرور ہے کہ احزابوں نے سکولوں کے اور مسلمانوں کے دوسرے کام کاج کرنے والے بچوں کو ضرور ہٹا دیا (باقی دو صفحات ص ۵۷ کا مکالمہ)

زمین کے کناروں تک شہرت پانے میں ایک خاص شہرت کی طرف اشارہ

مصلح موعود کی واضح اور بین علامتوں میں ایک عظیم الشان علامت

(مسعود احمد)

..... پس زمین کے کناروں تک شہرت پانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ موعود زمین کے کناروں تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچائے گا۔ اور نہ صرف پہنچائے گا۔ بلکہ اس بنا پر وہ یگانہ روزگار ہوگا۔ اور دنیا اس امر کو تسلیم کرنے کی۔ کہ یہ عظیم الشان کارنامہ اسی بزرگ مدد کے مافوق سر انجام پانا مقدر تھا۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں۔ جیسے اور برادریاں یہ کام کر دکھانے سے عاجز ہوں گی۔ اور ایسے عجز کا خود اپنی زبان سے اقرار کر لیں گی۔ گویا محض شہرت ہی نہیں بلکہ وہ شہرت امتیازی شان کی حامل ہوتے ہوئے اس موعود کی علامتوں میں سے ایک عظیم الشان علامت ہوگی۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت کا اظہار ہونا یہ سب امور جب ہی با حسن وجہ سر انجام پاسکتے ہیں۔ کہ مصلح موعود جس کے آنے کی اس پیش گوئی میں خبر دی گئی ہے۔ تبخ کے نظام کو وسیع سے وسیع تر کر دے۔ آئندہ وسیع کے زمین کے کناروں تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچ جائے اور دنیا کا گوشہ گوشہ اس کی تبلیغ سے گونجنے لگے۔

انکاف عالم میں تبلیغ

سو اس میں کیا شک ہے۔ اور کون ہے جو اس حقیقت سے انکار کر سکے۔ کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود علیہ السلام اللہ اللہ کے ذریعہ اسلام کا پیغام اور احدیت کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ کیا افریقہ اور ایشیا امریکہ کی یورپ اور ایشیا۔ شہر و دیہات تیسرے پورے صحرا۔ شاداب وادیاں۔ مرغزار و کوہ سارالرض تمام اطراف و جوارب پیغام حق کی اشاعت سے گونج رہے ہیں۔ مصلح موعود کا آواز ہر ایک کونے والے خدا تعالیٰ کی وسیع زمین میں پھیلنے جا رہے ہیں۔ اور ہر قوم و ہر نسل کے لوگوں کو خواہ وہ گورے ہوں یا کالے منہند ہوں یا غیر منہند پیغام حق پہنچاتے ہوئے زمین کے کناروں تک جا پہنچے ہیں۔ یہ سائنس نہیں حقیقت ہے۔ دنیا کا کوئی سا بر اعظم کیوں نہ لیں۔ ہر جگہ اور ہر مقام پر سیدنا المصلح موعود کی روحانی فوج کے جانشین و سر فرسوش سپاہی تبلیغ کا فریضہ ادا کرتے ہوئے ٹھہر گئے۔ اگر دنیا کا نقشہ سامنے رکھ کر زمین کے کناروں تک جائزہ لیا جائے۔ تو برصغیر کی آخری حدود۔ ایشیا اور افریقہ کے دور دور دراز کنارے اور یورپ و امریکہ کے انتہائی گوشے تک پیغام حق کی اشاعت سے موعود نظر نہیں آئے گے۔ کوئی گوشہ ایسا نہ ملے گا۔ کہ جہاں حضرت المصلح موعود علیہ السلام اللہ اللہ کے ذریعہ پیغام حق پہنچ چکے ہوں۔ اور روز بروز اس میں اضافہ نہ ہوتا جا رہا ہو۔ اس کی تفصیل ہم اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خود موعود کی زبانی پیش کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف یہ ثابت ہوگا۔ کہ اللہ والا تم تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکے ہیں۔ بلکہ اس امر کا ثبوت بھی ملے گا۔ کہ وہ موعود جس کے ذریعہ یہ تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ رہے ہیں۔ اس بنا پر دنیا میں شہرت بھی پا چکے ہیں۔ اگر وہ تمام آراء جو آج تک اس بارے میں دنیا کے مختلف گوشوں میں ظاہر کی گئی ہیں۔ یکجا جمع کر دی جائیں۔ تو ایک ضخیم کتاب ہی ان کی متحمل ہو سکتی ہے۔ یہاں ہم چند ایک حوالوں پر ہی اکتفا کریں گے۔

مسلمانان برصغیر کے ترات

مرزا بشیر الدین محمود احمد اطفال اللہ عمرہ ہیں۔ خود سے ہی زمانہ میں مذہب احمدیہ دور و دراز ملک میں جا پہنچا ہے۔ اور جا بجا اپنی بنیاد کو ہر مسکھ کرنا چلا جاتا ہے ہر ملک میں اس مذہب کے مبلغ موعود ہیں۔ (احبار آگرہ ۱۱ رگت ۱۹۲۲ء)

اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تعزیرات کو سننا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپاؤ۔ قبولت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو رجو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو تیرا در رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتا ہے۔ اسے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواناں میں۔ موت کے پیچھے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نخوتوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ کھین کر میں خاد ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ (۲۰ ستمبر ۱۹۲۲ء)

اس کتاب میں پیش گوئی مصلح موعود کی جو غرض بیان کی گئی ہیں۔ وہ سب تبلیغ کے وسیع نظام پر دلالت کرتی ہیں۔ جو لوگ زندگی کے خواناں میں۔ ان کاموت کے پیچھے سے نجات پانے۔ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہونا۔ باطل کا اپنی تمام نخوتوں کے ساتھ بھاگ جانا انسان کا فادہ مطلق خدا کی تدبیروں پر ایمان لانا۔ لوگوں کا یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک وسیع کے ساتھ ہے۔ اور اس کی دعاؤں کو سننا ہے۔ نیز منکرین اسلام پر اس کے ذریعہ سے تمام حجت ہونا

ان الہامات میں "زمین کے کناروں" کی تکرار سے ظاہر ہے کہ ان کا آپس میں ایک خاص تعلق ہے۔ اور محضی اعتبار سے یہ اپنے اندر ایک تسلسل رکھتے ہیں۔ پہلے دو الہامات میں ذکر ہے۔ کہ تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچنے کی تیسرے الہام میں بتایا گیا ہے کہ یہ تبلیغ اور دعوت زمین کے کناروں تک پہنچنے کی گئی۔ اس میں شہرت کے ساتھ زمین کے کناروں کی تخصیص صاف اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ کہ یہ شہرت مسیح پاک کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے نتیجے میں حاصل ہوگی۔ کیونکہ اس کا تعلق ہی اس لئے کہ وہ حسن و احسان میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر ہوتے ہوئے آپ کے کام کو تکمیل تک پہنچائے۔ پھر "اسیروں کی رستگاری" اور "قویوں کے برکت پانے" سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔ پس زمین کے کناروں تک شہرت پانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ موعود زمین کے کناروں تک خدا تعالیٰ کے ساتھ پہنچائے گا۔ اور نہ صرف پہنچائے گا۔ بلکہ ان بنا پر وہ یگانہ روزگار ہوگا۔ اور دنیا اس امر کو تسلیم کرے گی۔ کہ یہ عظیم الشان کارنامہ اسی بزرگ مدد کے مافوق سر انجام پانا مقدر تھا۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں جیسے اور برادریاں یہ کام کر دکھانے سے عاجز ہوگی۔ اور ایسے عجز کا خود اپنی زبان سے اقرار کر لیں گی۔ گویا محض شہرت ہی نہیں بلکہ وہ شہرت امتیازی شان کی حامل ہوتے ہوئے اس موعود کی علامتوں میں سے ایک عظیم الشان علامت ہوگی۔ اگر اب نہ ہو۔ تو محض شہرت پا جانا امتیازی نشانی نہیں ہو سکتا۔

پیش گوئی کا نقطہ مرکزی

دیے ہوئے اگر پیش گوئی مصلح موعود کے الفاظ پر غور کیا جائے۔ تو اس کا نقطہ مرکزی تبلیغ ہی ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا نے رحیم و کریم بزرگ و بزرگے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اللہ عظیم و عزا سزا" مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں

خدا تعالیٰ کی پاک وحی میں مصلح موعود کی واضح اور بین علامتوں میں سے ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پانے کا پیغام پہنچائے گا۔ اور دنیا اس امر کو تسلیم کرے گی۔ کہ یہ عظیم الشان کارنامہ اسی بزرگ مدد کے مافوق سر انجام پانا مقدر تھا۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں جیسے اور برادریاں یہ کام کر دکھانے سے عاجز ہوں گی۔ اور ایسے عجز کا خود اپنی زبان سے اقرار کر لیں گی۔ گویا محض شہرت ہی نہیں بلکہ وہ شہرت امتیازی شان کی حامل ہوتے ہوئے اس موعود کی علامتوں میں سے ایک عظیم الشان علامت ہوگی۔

تخصیص اس علامت کی اہمیت کو کسی گنا زیادہ کر دیتی ہے۔ اس لئے کہ انہیں کسی کا محض بین الاقوامی شہرت حاصل کر لینا اپنے اندر غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ان الفاظ کی بڑی ایک خاص شہرت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ ایک ایسی شہرت کی طرف کہ جو دنیا میں بجز اس موعود کے اور کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ دنیا میں شہرت پانے والے سینکڑوں نہیں ہزاروں ملیں گے۔ ان میں کیا سائنس ان ہی ہوں گے۔ ماہر فن بھی اور صاحب کمال بھی۔ لیکن جس نوعیت کی شہرت اس موعود کے حصہ میں آئے گی۔ اس میں وہ مفرد ہوگا۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ اور اس میدان میں اس سے بازی لے جائے۔

لائانی شہرت

وہ لائانی شہرت کیا ہے۔ اور اسکی نشانی کیونکر کی جا سکتی ہے۔ تو اس کے جواب کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض دوسرے الہامات پر بھی غور کرنا ہوگا۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

(۱) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(۲) خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے۔ عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔

ان الہامات میں "زمین یا دنیا کے کناروں تک" کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ کیونکہ یہ وہ الفاظ ہیں جو خدا تعالیٰ کی پاک وحی میں مصلح موعود کے متعلق استعمال ہوئے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:-

(۳) (وہ) زمین کے کناروں تک شہرت پانے کا۔

۲۰، احیدر جماعت نے ہم سے بہت پیچھے اپنا سفر شروع کیا ہے۔ لیکن آج ہم اس جماعت کی گرد کو بھی پہنچ پا سکے۔ دنیا کے ہر گوشے میں اس جماعت کے نام اور کام کی دعوت ہے۔ ہم بھی کام کے ملے ہیں۔ لیکن اسے غافل مسلمانوں کو ہم نے عملی طور پر کیا کیا ہے۔

ریاض ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچھو مطلوبہ اخبار "تعلیم" امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۲۵ء

دنیا کے اسلام کا شمار

"میں نے غور کیا تو میرا خیال پائی۔ انہوں نے بذریعہ خود تفریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی۔ اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصورت تفریر اپنے دعوے کو تقویت پہنچائی۔ ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ ان کا سارا بہت بڑھ گیا ہے۔ اور ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ افریقہ میں ان کے لیے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں۔ جو علم عمل کے لحاظ سے نوعی بیرونی انجمن کے برابر ہیں۔ لیکن تاثرات اور کامیابی میں عیب ہی پادریوں کو کوئی نسبت نہیں۔ فادیا ہی لوگ بہت بڑھ چکے کہ کامیاب ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور حقیقت باقی ہیں۔ جو شخص ہی ان لوگوں کے کارناموں کو دیکھے گا۔ اور وہ اخلاقیات کا پورا پورا اندازہ کرے گا۔ وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس جھوٹی مسی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔"

(مصر کا اخبار الفتح بروز ۲ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ)

عیسائی دنیا میں تبلیغ

"امام" (حضرت امام جماعت احیدر ایبہ اللہ) کے مبلغین نے ہوا کا رخ بالکل پھیر کر رکھ دیا ہے۔ پہلے عیسائی مشنری مغرب سے مشرق کی طرف آتے تھے۔

اب مبلغین اسلام مشرق سے مغرب کی طرف جا رہے ہیں۔ اسلام کے یہ سنا داج کل یورپ میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کے وسیع انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں بہت مصروف ہیں۔ یہ تمام مبلغین جماعت احیدر سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے وجودہ امام اور پیشوا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ تمام وہ صداقتیں جو فرقہ آفرادہ بزرگ مذاہب میں باقی باقی ہیں۔ یکجائی طور پر قرآن میں موجود ہیں۔ "امام" کے مبلغین پہلے ہی سے برطانیہ۔ فرانس۔ اطلی۔ سپین۔ سویٹزرلینڈ اور ٹالینڈ وغیرہ میں موجود ہیں۔ وہ یورپ میں تبلیغ اسلام کی نئی مہم کا آغاز کرنے کے لیے بالکل تیار بیٹھے ہیں۔ اور یورپ کے مقامی امیر ممالک عطا الرحمن کی طرف سے اشارے کے منتظر ہیں۔ (خارڈ بی کرائیکل بیرونی نوٹ ۵ جولائی ۱۹۲۵ء)

عجیب کا غیر مبہم اعتراف

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے ان حوالہ جات میں

اس امر کا واضح اور غیر مبہم اعتراف موجود ہے۔ کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایبہ اللہ الودود کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ اور نہ صرف پہنچ چکا ہے۔ بلکہ مضبوط مستحکم مرکز تبلیغ کی صورت میں ہر آن بلند ہو کر اس پیشگوئی کی صداقت و عظمت دنیا پر آشکارا کر رہا ہے۔

اس اعتراف میں مسلم اور غیر مسلم دونوں کے تاثرات شامل ہیں۔ اور غیر مسلموں میں سے بھی ان لوگوں کے جنہوں نے بعض سیاسی اغراض کی تحت دنیا میں بڑے بڑے مشن اور گروے کو لے کر لیا ہے۔ وہ خود حضرت مصلح موعود کے عظیم الشان کارناموں پر درپردہ حیرت میں ہیں۔ کہ ایسی بے لیاقت حقیقت دنیا کے ہر گوشے اور ہر گوشے میں ان کے لے کر لے کر پربانی پھیرنے کے لیے موجود ہے۔ اور دنیا کو عیسائیت کی بجائے اسلام کی طرف کھینچ رہی ہے۔ اب روئے زمین پر لےنے والے مسلمانوں کی زبان سے یہ اعتراف بھی سن لیجئے۔ کہ وہ تعداد میں زیادہ ہونے اور وسائل رکھنے کے باوجود دنیا میں اسلام کا پیغام پھیلانے سے عاجز ہیں۔ تاکہ یہ امر بھی اچھی طرح واضح ہو جائے کہ مصلح موعود نے جس نوعیت کی شہرت پائی ہے۔ اس میں وہ بفضول تلاش مشغول بھی ہے۔ چنانچہ اقبال کیڈی بی کی طرف سے جاری کردہ رسالہ "پیغام حق" لاہور کے ایڈیٹر سید محمد شاہ ایم۔ اے۔ فرماتے ہیں:

"عہد حاضر کے مسلمان قومی فلاح اور آبادی کے لیے تو قربانیوں دے رہے ہیں۔ مگر جب اسلام کے نام پر قربانی کا نام آتا ہے تو بڑے بڑے عاشقان اسلام اور فاضلانہ حیلے بہانے کرتے گتے ہیں؟"

(پیغام حق قرآن مجید جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۳)

آگے چل کر وہ اس کی وضاحت میں مزید لکھتے ہیں۔ "جی تبلیغ اور ناگوار حقیقت ہے کہ ہم اپنی جگہ مسلمان، مؤمن، دین دار، محابہ، فاضل، فاضل، فاضل، فاضل، عالم، فاضل، عالم اور موافق بنے بیٹھے ہیں۔ مگر اس ایمان و ہمت اور جہاد سے محروم ہیں۔ وطنی آزادی اور قومی بہتری کے لیے بڑھ چڑھ کر قربانیوں دے سکتے ہیں مگر اسلامی نظام کے قیام کیلئے گھر بار چھوڑنا اور جان و قربان کرنا تو ایک بہت بڑی بات ہے۔ وہ ان کے منصب میں کہاں۔ اگر ہم ایسے مجاہد ہوتے تو دنیا اس بات کا تقاضا ہم سے ہی نہیں ہو سکتا کہ اسلامی نظام کا نام لے کر کسی کافر دوست کو مارا جائے اور قومی اور مذہبی تکلیف گوارا کر لیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہمہر سے اور تقسیم خانے کھول سکتے ہیں، انجمنیں بنا سکتے ہیں۔ درس دے سکتے ہیں، قرآن کی تفسیر میں لکھ سکتے ہیں اس کی حفاظت و اشاعت کا اٹلے اٹھائے سکتے ہیں۔ جسے کر سکتے ہیں اور ہر حال میں سکتے ہیں

اسلام پر ماہر اور بصیرانہ مقالات لکھنا میں لکھ سکتے ہیں۔ اسلام کے سیاسی و اقتصادی نظام پر دھواں دھلا کر تقریریں کر سکتے ہیں، درود و وظائف، چکشی مراقبوں اور عزموں کے پروگرام چھ سکتے ہیں، تواریخ میں حال کھیل سکتے ہیں، عقائد کی بحثوں میں جو تم پیر اور جو سکتے ہیں، انگریز اور ہندوؤں سے لفظی جنگ لڑ سکتے ہیں اور اسلام کے درمیں بیٹے نازاں پر تڑپ سکتے ہیں لیکن ان تمام ذہن اور احوالے اسلام کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

مگر ہمیں مکتب و مجلس ملا کار پغلاں تمام خواہ شدہ (پیغام حق قرآن مجید جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۳)

ازدیا دی ایمان کا موجب
اس حال میں جبکہ دنیا ایک کام کی سرانجام دہی سے حسرتناک تجربے میں اپنے تجربے کا اعتراف کر رہی ہے مصلح موعود کا وہ کام کر دکھانا اور پھر اس ہمت بان نشان طریق پر کہ دنیا کا کوئی پیغام حق کی اشاعت سے گونج اٹھے اور اس موعود کی شہرت زمین کے کناروں تک پہنچ جائے کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ پیگموتی کے ایک ایک حرف کو کمال آب و تاب سے پورا پورا دیکھ کر دل بے اختیار پیکار اٹھتا ہے۔

"یہ عزم اور یہ سعی اور پھر اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقولہ نصرت اور فتح مندی انسان کے اپنے بس کی بات نہیں ہے۔ اس سعادتی پروردگار و نصرت تانہ بخشد خدا کے بخشنده"

جتنا بھی اس امر پر غور کیا جائے کہ دوسرے لوگ ذہنی تبلیغ کی اور انجمنی سے کیوں عاجز و محروم ہیں۔ اسی قدر اس پیگموتی کی عظمت دل پر نقش ہوتی ہے۔ بقول سید محمد ثناء صاحب ایم۔ اے۔ "حبا خاصا اسلام کے نام پر قربانی کا سوال آتا ہے تو بڑے بڑے عاشقان اسلام اور نازان ملت حیلے بہانے کرتے ہیں۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کا موعود اپنی جماعت کو خدمت دین کیلئے پیکار کرتا ہے تو فوج ان مستحیلوں پر اپنی جہازوں کو لے لیکھت یا ایبہ المؤمنین کہتے ہوئے آموچہ ہوتے ہیں اور ایمان، ہجرت اور جہاد کا وہ نمونہ پیش کرتے ہیں کہ دنیا غش غش کر اٹھتی ہے۔ وہ گھروں سے نکل کر ٹھہرتے ہوئے ہیں حتیٰ کہ ہر مشکل اور مصیبت کا سامنا کرتے ہوئے دنیا کے کناروں تک جا پہنچتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس موعود کی آواز خدا کی آواز ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وہ کلمتہ اللہ ہے۔ خدا کی رحمت وغیرہ کے لئے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ مظهر الحق والاعلام کا ان اللہ نزل من السماء کا مصلحت ہے اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہے۔ وہ نور ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے غطر سے موعود یا ہے۔ الہی اشارت کے عین مطابق خدا کا سایہ اس کے سر پر ہے۔ اسی لئے وہ جلا جلا بڑھ رہا ہے۔ جیسا کہ وہ اسیروں کی شگفتا کا موجب ہوتے ہوئے زمین کے کناروں تک کیوں نہ شہرت پائے۔ اس کا شہرت پانا خود غیظوں کے نزدیک بھی مسلم ہے اور ان کا اعتراف ہمارے لئے ازدیا دی ایمان کا موجب۔ خدا تعالیٰ اس کو اپنے قراض سمجھے اور سیدنا مصلح الموعود ایبہ اللہ الودود کی ہر آن در پردہ بیک کیلئے توفیق بخشے آمین اللہم آمین"

کچھ نوالہ میں تبلیغی جملہ

جماعت احمدیہ کچھ نوار ۱۳۲۱ء تحصیل ضیوٹ ضلع جھنگ کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۲۵ء انوار مستعد بزرگ مرکزی طرف سے نکالی و دراصل صاحب مبلغ سید احمدی اور مولوی غلام باری صاحب سیف پور و دیگر مہتمم المومنین شرکت فرمائیں گے۔ قرب و جوار کے احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس جلسہ میں شریک ہو کر ناکاہ حاصل کریں۔

نوٹ:۔ لاہور اور ضیوٹ سے آنے والے احمدی احباب پل ڈنگڑو پر آئیں۔ اس پل سے تمام جلسہ میل کے نامہ پر واقع ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ رہو

لجنت امام اللہ کا مالی سال

لجنت امام اللہ کا مالی سال ۱۳۲۵ء سے شروع ہو رہا ہے۔ تمام لجنات امام اللہ سے درخواست ہے کہ وہ روزانہ ماہ جنوری کی رپورٹ کے ساتھ ماہی نامی جمعرات کی تعداد اور اس کے مطابق بجٹ تیار کر کے دفتر لجنہ امام اللہ میں اطلاع دیں۔ نائب سیکریٹری مال لجنہ امام اللہ مرکزی

درخواست دعاء

ماہر محترم احسن صاحب، سان کو بے کڑی ٹوٹ جانے کے باعث گذشتہ ۱۵ روز سے صاحب قراض میں وہ وہ ڈاکٹری مشورے کے مطابق مزید علاج کے سلسلہ میں لاہور سے راولپنڈی جا رہے ہیں۔ جلاہا جہاد جماعت اور بزرگان سلسلہ درویشان نادمان کی خدمت میں، ہاتھوں درخواست ہے کہ صحت کا مدد و نفاذ کے لئے درود دل سے دعا فرمائیں۔ (مسعود احمد)

پاکستان کے مختلف علاقوں میں اناج کی قیمتوں میں کمی!

حکومت ذخیرے کے مواد کرنے میں کامیاب ہو رہی ہے
لاہور ۲۰ فروری۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں گندم کے ذخیروں کا پتہ لگانے کی مہم جاری ہے۔ برآمد شدہ گندم کو عوام میں سستے داموں فروخت کیا جا رہا ہے جس کے باعث سرکاری حلقوں کے بیان کے مطابق قیمتیں گرتی رہیں۔
پشاور کے اطلاع کے مطابق مارچ سے یہ ذخیرہ کو باغیچوں کے باغوں میں لگائی ہوئی ہے۔

برطانیہ کے وزیر خارجہ اور مصری سفیر کے درمیان ملاقات

لندن ۲۰ فروری۔ کل برطانوی وزیر خارجہ سیرس ایڈن نے مصری سفیر سے ملاقات کی۔ ملاقات کئی گھنٹے تک جاری رہی مگر اس میں کوئی خاص اقدام کرنے کا فیصلہ نہیں ہوا اور مصالحت کی امیدیں صرف اس وقت پختہ ہو سکتی ہیں جو خارجہ میں برطانوی سفیر اور وزیر خارجہ علی مہر پاشا کے درمیان ہوگی۔ (اسٹار)

قبل سے متعلق نئے معاہدے کی مخالفت

بغداد ۲۰ فروری۔ سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر اور عراق کے سابق وزیر اعظم نے صلاح کے عراقی پروگرام کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ حالات تیل کی قیمت کو فروغ دینے کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ لیکن عراق کے تیل سے ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔
یونائیٹڈ ویلز ڈسٹرکٹ اور نیشنل ڈیولپمنٹ پارٹی کی طرف سے ایک مشترکہ بیان میں معاہدے پر شدید تنقید کی گئی ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ تیل کا نصف کوٹا عراق کو دینا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تیل کے مسئلہ کا مناسب حل تو یہ ہے کہ اسے کسی قیمت میں جاری رکھا جائے۔ لیکن عراق کے تیل سے ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ (اسٹار)

مختصرات

لندن ۲۰ فروری۔ ڈاؤن ہاؤس کی پہلی پارلیمنٹ کے انتخابات شروع ہو گئے ہیں۔ جہاں ۵۵ نمائندوں کے انتخابات کئے جائیں گے اور ان کے ذریعہ پارلیمنٹ میں آئے۔
۲۱ سال سے زیادہ عمر کے تمام مردوں کو رائے دینے کا حق دیا گیا ہے۔ (اسٹار)
میرپور۔ ۲۰ فروری۔ لبنان کے سابق وزیر خارجہ اور اقوام متحدہ کے جنرل اسمبلی میں لبنانی وفد کے قائد مسٹر جلیس بیونسے بنایا گیا اور سالانہ انسانی حقوق کی رپورٹ کے لئے جلیس بیونسے کو کھڑا ہو گا۔
پیرس میں لبنان کی طرف سے یونان کے حق میں ووٹ دیا گیا تھا۔ امید ہے کہ یونان میں یونان کی حمایت کرنے کا سہرا بیونسے بنایا کہ یونانی وفد عرب کے تمام مسائل میں عرب مندوبین کا ساتھ دے گا۔ (اسٹار)

سیام اشتر کی ممالک کے سامان خوراک نہیں بھیجے گا

عنقریب ایک مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔

بنگاک ۲۰ فروری۔ حکومت سیام کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اشتر کیوں سے متعلق حکومت اپنی پالیسی پر عنقریب خوراک کی ایک مسودہ قانون قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا جس کی رو سے اشتر کی ممالک کو سامان خوراک بھیجے کی مخالفت کر دی جائے گی۔ ایک ایک صوبہ جہاں ایک ایسا علم ہے جس پر حکومت کا کنٹرول ہے۔ سرورس جنگی سامان کی برآمد پر جس میں رزروئی شامل ہے یا بندیاں لگائی جا چکی ہیں۔ میکانڈ اور ہنگ کانگ کی بندرگاہوں کے ذریعہ بھیجے جاتے

دائے سامان خوراک پر حکومت کی طرف سے خاص طور پر نگرانی کی جا رہی ہے۔ کیونکہ یہ ایسی بندرگاہیں ہیں جہاں سے سیام کا کافی مال اشتر کی چین کو بھیج دیا جاتا ہے۔ (اسٹار)

اردن میں نیا تعلیمی پروگرام

عمان ۲۰ فروری۔ اردن میں نئے تعلیمی پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر تعلیم نے بیان کیا کہ مجوزہ تعلیمی پالیسی کا مقصد اس تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک ایسا ماحول پیدا کرنا بھی ہو گا۔ جس میں رہ کر طلبہ کو اپنی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے خاطر خواہ مواقع مل سکیں۔ اور تعلیم ختم کرنے کے بعد روزمرہ زندگی کے حقائق کا خاندان پیشانی سے مقابلہ کر سکیں۔

یروشلم اور دمشق کے درمیان شلیفوں کا سلسلہ

عمان ۲۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ اب یروشلم سے براہ راست دمشق شلیفوں کی جا سکتی ہے۔ اب تک دو دنوں شہر بن کے درمیان شلیفوں کے تمام پیمانے اردن کی طرف سے بھیجے جاتے تھے۔ (اسٹار)

مصر میں رونی کی بہتات

عنقریب توخ گرجا میں گئے
لندن ۲۰ فروری۔ سرکار کو ڈاؤن ہاؤس میں تین گورنر پونڈ رونی کا ذخیرہ ہے۔ اس رونی پر فروخت نہ ہو سکتی کی وجہ سے حکومت مجبور ہوئی ہے کہ رونی کی فروخت پر سے پابندیاں ہٹائے۔

گزشتہ سیزن میں سب سے حکومت نے بڑے بڑے تاجروں کی مدد کے لئے جو رونی خریدی تھی نیاد قیمتوں کے باعث اس کے گاہک نہیں مل سکے۔ اس لئے من سے رونی کی فروخت کم کر دیے جائیں گے۔

بعض تجارتی حلقوں کو اندیشہ ہے کہ یہ اقدام بہت دور میں کیا گیا ہے۔ اور اس سے زیادہ مال کی برآمدات نہ ہو سکے۔ (اسٹار)

لندن ۲۰ فروری۔ کنوینشن کی بندرگاہ مدہ سے بیچنے والے ایک بارہ راست ریلوے لائن تعمیر کرنے کے حکم صادر کئے جا چکے ہیں یہ لائن مرکزی سعودی عرب اور بحرین کے قریب مالانہ اور دارالسلطنت رافہ سے

پھلا کر اپنے ساتھ لایا ہوا تھا۔ اس لئے غریبوں اور یہ ہے کہ آج تو ان کی بہادروں نے امریوں کے مقابلے میں بچوں کو آگے کرنے کی تجویز سوچی ہے۔ آگے آگے دیکھتے ہیں جہاد فی سبیل اللہ کا جوش و خروش کیا رنگ لاتا ہے۔ جیسے ابراہیم آبادی کا اس موقع کے لئے ایک شہر یاد ہے۔ مگر یہ شہر تم کھن نہیں چاہتے۔

اور یہ تو مسلمانوں کے سوچنے کی بات ہے کہ ان کے بچوں کو ایسے کام کے لئے کیوں بھیلا گیا۔ اور یہاں پھر یہ حکومت کا فرض ہے کہ مکولوں کے پینڈا سڑوں سے اس کے متعلق جواب طلبی کرے۔ کہ وہ قوم کے بچوں کی تربیت کس طرح کر رہے ہیں۔ آج وہ انہیں آئین پسندی لکھا ہے جس میں انارکائی قہم دیتے ہیں۔ باقی رہی حکومت کے ارباب غلاموں کی تحریف تو وہ تو ہم بھی کرتے ہیں

پھر طائف والوں نے بھی تو یہی کیا تھا تاکہ اس عظیم الشان دہش قہم سے اللہ علیہ وسلم کی دلیلی پر بچوں کو ایشیہ جہانے پر لگا دیا تھا۔ جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیلے باریک زخمی ہو گئے تھے۔ تو احمدی پجارسے تو اس کے بھی غلاموں کے غلام ہیں۔ ان کی بساط ہی کیا ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کو بھی تو کفار مسیوں سے باندھ کر بچوں ہی کے حوالے کر دیا کرتے تھے۔ کہ مکہ کی گلیوں اور بازاروں میں گھسیٹے پھیر۔ اس طرح معصوم بچوں سے اور بھی بڑے بڑے کام لئے جا سکتے ہیں۔ زمیندار کے اسلامی دستہ ہیں شان ہے۔

یہ سب کچھ لکھنا ہے۔